

جس طرح دریا یا سمندر میں ڈوب مرنے سے بے کسی کا ہر پہلو چھپا رہ سکتا تھا  
 اسی طرح وطن سے باہر کسی اجنبی ملک میں مرجانے سے بھی یہ مقصد پورا ہو سکتا تھا  
 کیونکہ مسافر کے وطن یا اس کی حیثیت یا اس کے عزیزوں، رشتہ داروں اور  
 دوستوں کی حیثیت سے کوئی آگاہ نہیں ہوتا۔

۱۰۔ لغات - یگانہ : واحد - اکیلا - ایک

یکتا : بے مثل، بے نظیر۔

دوئی : وحدت کی ضد، دو ہونا (ایک کے بجائے) کسی کا خدا کے ساتھ

شریک ہونا۔

دوچار ہونا : دکھائی دینا، نظر آنا۔

شرح :- خدا کو کون دیکھ سکتا ہے، کیونکہ وہ تو اپنی ذات میں حکیلا اور

بے مثل ہے۔ اُس جیسا دوسرا وجود کوئی نہیں۔ اگر اس میں دوئی کا خفیف سا شائبہ  
 بھی ہوتا تو ضرور کہیں نہ کہیں نظر آ جاتا، لیکن اُس کی ذات تو غیرتیت اور دوئی  
 سے بہت بالا ہے۔ پھر اسے ظاہری آنکھوں سے کون دیکھ سکتا ہے؟

۱۱۔ شرح :- اے غالب! تو تصوف اور روحانیت کے مسئلے پیش کرتا

ہے۔ پھر تیرا انداز بیان اتنا دلکش و دلآویز ہے کہ جو کچھ تو کہتا ہے، وہ دل میں  
 اتر جاتا ہے۔ یہ تو ولیوں کی سی باتیں ہیں۔ اگر تو شراب نوش نہ ہوتا تو ہم تجھے بھی  
 ولی سمجھ لیتے۔

مرزا نے پہلے مصرع میں اپنی جو خصوصیتیں بیان کی ہیں، انہیں خود ستائی

یا سخن طرازی نہ سمجھنا چاہیے۔ یہ وصف ان کے کلام میں بدرجہ اعلیٰ موجود تھے محض  
 تصوف کے مسائل ہی نہیں، بلکہ حکمت و فلسفہ اور عام معاملاتِ محبت بھی وہ  
 ایسے نادر انداز میں پیش کرتے تھے، جس کی کوئی مثال مشکل سے ملے گی اور یہ  
 جوہر ان میں فی الواقع موجود تھا۔

خواجہ حالی فرماتے ہیں: ”بیان کیا جاتا ہے، ابو ظفر بہادر شاہ ثانی نے